تاجدار حرم ﷺ

محمد شفیق قادری
پیام سہالوی

تاجدارِ حرم

میری یہ نعت بین الاقوامی شہرت کی مالک ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جس نے یہ نعت نہ سنی ہو۔ میری یہ نعت ماہنامہ "سلطان العارفین" سنگھم ضلع گوجرانوالہ پاکستان جولائی سنہ ۱۹۶۳ء کے شمارہ میں صفحہ ۱۲ پر میرے نام سے چھپ چکی ہے اور ہندوستان کے کئی رسالوں میں بھی چھپ چکی ہے جس کے سارے چھپے ہوئے پروف میرے پاس موجود ہیں۔ اس نعت کو غلام فرید صابری برادرس نے گایا ہے جو کہ پاکستانی نعت کے نام سے مشہور ہو گئی ہے۔ جب کہ اس کے لکھنے والا ہندوستانی ہے۔

تاجدارِ حرم ہو نگاہِ کرم ہم غریبوں کے دن بھی سنور جائیں گے
ہادیِ بیکساں کیا کہے گا جہاں آپ کے در سے خالی اگر جائیں گے

خوفِ طوفاں کہیں بجلیوں کا ہے غم سخت مشکل ہے آقا کہاں جائیں ہم
آپ بھی گر نہ لیں گے ہماری خبر ہم مصیبت کے مارے کدھر جائیں گے

درپہ ساقیِ کوثر کے پینے چلو میکشو آؤ آؤ مدینے چلو
یا درکھو اگر اٹھ گئی وہ نظر جتنے خالی ہیں سب جام بھر جائیں گے

کوئی اپنا نہیں غم کے مارے ہیں ہم آپ کے در پہ فریاد لائے ہیں ہم
ہو نگاہِ کرم ورنہ چوکھٹ پہ ہم آپ کا نام لے لے کے مر جائیں گے

آپ کے در سے کوئی نہ خالی گیا اپنے دامن کو بھر کے سوالی گیا
ہو پیامِ حزیں پر بھی آقا کرم ورنہ اوراقِ ہستی بکھر جائیں گے

صبا تحیت شوقم بہ آنجناب رساں

حدیث ذرہ مسکین بہ آفتاب رساں

ترا مقام کہ آرام گاہ اقدس اُوست

زمیں ببوس سلام من خراب رساں

اے صبا میرا درود و سلام حضورﷺ تک پہنچانا۔)

ایک مسکین ذرے کی بات آفتاب تک پہچانا۔

چونکہ تیرا مقام انکی آرامِ گاہِ اقدس ہے۔

(اسلئے جب گزر ہو تو اس زمین کو چومنا اور مجھ گنہگار کا سلام پہنچا دینا۔

قسمت میں میری چین سے جینا لکھ دے

ڈوبے نہ کبھی میرا سفینہ لکھ دے

جنت بھی گوارا ہے مگر میرے لیے

اے کاتبِ تقدیر مدینہ لکھ دے

تاجدار حرمﷺ ہو نگاہِ کرم ہم غریبوں کے دن بھی سنوَر جائیں گے

ہادئِ بیکساں کیا کہے گا جہاں آپ کے در سے خالی اگر جائیں گے

خوف طوفاں کہیں بجلیوں کا ہے غم سخت مشکل ہے آقا کہاں جائیں ہم

آپ بھی گر نہ لیں گے ہماری خبر ہم مصیبت کے مارے کدھر جائیں گے

چشمِ رحمت بکُشا سوئے منم داد نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلّبی

(اے قریشی، ہاشمی اور مطلبی لقب والے چشمِ رحمت کھول کے میری طرف بھی نظر کیجیے)

تاجدار حرمﷺ ہو نگاہِ کرم

یا رسول اللہ با احوالِ خرابِ ما ببیں

رُو بہ خاک، اُفتادہ ام، از شرم و عِصیاں بر زمیں

مُذنِب چُوں من نہ باشد در تمامی اُمَّت

رحم کُن بر حالِ ما یا رحمتہ للعالمیں

اے رسول اللہ میرے خراب حال کو دیکھیے، خاک آلود چہرہ لیے گناہوں پر شرمندہ زمین پر پڑا ہوں، آپ کی تمام امت میں کوئی مجھ سا گناہ گار نہیں) (ہے، اے سب جہانوں کی رحمت ھمارے حال پر رحم کیجیے

تاجدار حرمﷺ ہو نگاہِ کرم

کیا تم سے کہوں اے عرب کے کنور
تم جانت ہو من کی بتّیاں
در فرقتِ تُو اے اُمّی لقب
کاٹے نہ کٹت ہیں اب رتّیاں
توری پریت میں سُدھ بُدھ سب بسری
کب تک یہ رہے گی بے خبری

گاہے بفگن دُزدیدہ نظر
کبھی سن بھی تو لو ہمری بتیاں

(اے عرب کے شہزادے آپ سے کیا کہوں آپ تو من کے باتیں جانتے ہیں، اے اُمّی لقب والے آپ کی جدائی میں اب راتیں کاٹے نہیں کٹتیں، آپ کی محبت میں عقل و دانش سب بھول گئی، یہ بے خبری کب تک؟ کبھی تھوڑی نظر کرم کر ھی دیجیے، کبھی ھماری سن ھی لیجیے)

ز حالِ مسکیں مکُن تغافُل دُرائے نیناں بنائے بتیاں
کہ تابِ ہجراں ندارَم اے جاں نہ لے ہو کاہے لگائے چھتیاں
چُوں شمعِ سوزاں، چوں ذرہ حیراں، ہمیشہ گریاں، بہ عشق آں ما
نہ نیند نیناں، نہ انگ چیناں، نہ آپ آویں، نہ بھیجیں پتیاں

تاجدار حرمﷺ ہو نگاہِ کرم ہم غریبوں کے دن بھی سنوَر جائیں گے
ہادیٔ بیکساں کیا کہے گا جہاں آپ کے در سے خالی اگر جائیں گے

کہنا صبا حضور سے، کہتا ہے ایک غلام
بس اک نظر ہو ایک نظر کا سوال ہے
یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ، اِرحم لنا اِرحم لنا
دستِ ہَمہ بیچارہ را، داماں تُوئی داماں تُوئی
من عاصِیَم من عاجِزَم، من بے کسَم حالِ مرا
یا شافعِ روزِ جزا، پُرساں تُوئی پُرساں تُوئی

--- چشمِ رحمت بکُشا سوئے من انداز نظر
--- اے مُشک بیز عنبر فشاں ، اے کہ نسیمِ صبح دم
---- اے قاصدِ فرخندہ پئے، تجھ کو اُسی گل کی قسم

اِن نَلتِ یا رِیحَ الصَّبَا یَومَاً اِلیٰ اَرضِ الحَرَم

بَلِّغ سَلَامِی رَوضَۃً فِیھَا النَّبِیَّ المُحتَرَم

(اے صبح کی ہوا جب تو سر زمینِ حرم پہنچے تو روضۂ نبیؐ محترم پر میرا سلام پہنچا دینا)

تاجدار حرمﷺ ہو نگاہِ کرم

تاجدار حرمﷺ ہو نگاہِ کرم

مے کشو آؤ آؤ مدینے چلیں

جسے چاہا در پہ بلا لیا

جسے چاہا اپنا بنا لیا

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے

یہ بڑی نصیب کی بات ہے

دکھ درد و الم سب کٹتے ہیں

حسنین کے صدقے بٹتے ہیں

مدینے چلیں آؤ مدینے چلیں

تجلیوں کی عجب ہے فضا مدینے میں

نگاہِ شوق کی ہے انتہا مدینے میں

غمِ حیات نہ خوفِ قضا مدینے میں

نمازِ عشق کریں گے ادا مدینے میں

اِدھر اُدھر نہ بھٹکتے پھرو خدا کے لئے

براہِ راست ہے راہِ خدا مدینے میں

مدینے چلیں

آؤ مدینے چلیں

اسی مہینے چلیں

آؤ مدینے چلیں

در پہ ثاقیٔ کوثر کے پینے چلو میکشو آؤ آؤ مدینے چلو

یاد رکھو اگر اٹھ گئی وہ نظر جتنے خالی ہیں سب جام بھر جائیں گے

کوئی اپنا نہیں غم کے مارے ہیں ہم آپ کے در پہ فریاد لائے ہیں ہم

ہو نگاہ کرم ورنہ چوکھٹ پہ ہم آپ کا نام لے لے کے مر جائیں گے

تاجدار حرمﷺ ہو نگاہ کرم

آپ کے در سے کوئی نہ خالی گیا اپنے دامن کو بھر کے سوالی گیا
ہو پیام ِحزیں پر بھی آقا کرم ورنہ اوراقِ ہستی بکھر جائیں گے

تاجدار حرمﷺ ہو نگاہِ کرم

تاجدار حرم میں شامل دیگر شعراء کا کلام:

صبا تحیت شوقم بہ آنجناب رساں
حدیث ذرہ مسکین بہ آفتاب رساں
ترا مقام کہ آرام گاہ اقدس اُوست
زمیں ببوس سلام من خراب رساں

اے صبا میرا درود و سلام حضورﷺ تک پہنچانا۔
ایک مسکین ذرے کی بات آفتاب تک پہچانا۔
چونکہ تیرا مقام انکی آرامِ گاہِ اقدس ہے۔
اسلئیے جب گزر ہو تو اس زمین کو چومنا اور مجھ گنہگار کا سلام پہنچا دینا۔

(حضرت سیدنا و مولانا نور الدین محمد عبد الرحمٰن جامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ)

(2) چوں ماہ در ارض و سما تاباں توئی تاباں توئی
رشک ملک نور خدا انساں توئی انساں توئی

چاند کی طرح زمین اور آسمان میں، آپ ہی روشن ہیں، آپ ہی روشن ہیں۔
ملک کا رشک اور خدا کا نور جس میں نظر آتا ہے وہ انسان آپ ہی ہیں، وہ انسان آپ ہی ہیں۔

روشن ز رویت دو جہاں عکس رخت خورشید و ماہ
اے نور ذات کبریا رخشاں توئی رخشاں توئی

دونوں جہان میں روشنی آپ کے چہرۂ انور کے سبب ہے، سورج اور چاند آپ کے چہرے کا عکس ہے،
اے خدا کے نور! آپ ہی روشنی ہیں، آپ ہی روشنی ہیں،

آیات قرآں ابرویت تفسیر قرآں گیسویت
اے روئے تو قرآن ما ایماں توئی ایماں توئی
آپ کی ابرو قرآن کی آیات اور آپ کی زلفیں قرآن کی تفسیر ہیں،
آپ کا رخ روشن ہمارا قرآن ہے۔آپ ہی ہمارا ایمان ہیں، آپ ہی ہمارا ایمان ہیں۔

یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ ارحم لنا ارحم لنا
دست ہمہ بے چارہ را داماں توئی داماں توئی

یا مصطفیٰ! یا مجتبیٰ! ہم پر رحم فرمائیے، ہم پر رحم فرمائیے،
ہم جیسے بے بس و بے چاروں کا سہارا آپ ہی کا دامن ہے، آپ ہی کا دامن ہے۔

من عاصیم من عاجزم من بیکسم حال مرا
یا شافع روز جزا پرساں توئی پرساں توئی

میری حالت یہ ہے کہ میں گنہگار، عاجز اور بے کس ہوں
اے شافع روز جزا! آپ ہی میری فریاد سننے والے ہیں، آپ ہی میری فریاد سننے والے ہیں۔

جامیؔ رود از چشم ما جلوہ نما بہر خدا
جان و دلم ہر دو فدا جاناں توئی جاناں توئی

جامی! ہماری آنکھوں سے سب اوجھل ہوا جاتا ہے خدا کے لیے اب آپ اپنا جلوہ دکھائیے،
میری جان اور دل دونوں آپ پر فدا ہیں، ہماری جان آپ ہی ہیں، ہماری جان آپ ہی ہیں۔

(حضرت سیدنا و مولانا نور الدین محمد عبد الرحمٰن جامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ)

(3) اِنْ نَلْتِ يَا رِيْحَ الصَّبَا يَوْمًا اِلٰي اَرْضِ الحَرم
بَلِّغْ سَلاَمِيْ رَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ المُحْتَرَم
اے بادِ صبا، اگر تیرا گزر سرزمینِ حرم تک ہو
تو میرا سلام اس روضہ کو پہنچانا جس میں نبیِ محترم تشریف فرما ہیں

مَنْ وَّجْهُهُ شَمْسُ الضُّحٰي مَنْ خَدُّهُ بَدْرُ الدُّجٰي
مَن ذَاتُهُ نُورُ الهُديٰ مَنْ كَفُّهُ بَحْرُ الْهِمَمْ
وہ جن کا چہرۂ انور مہرِ نیمروز ہے اور جن کے رخسارتاباں ماہِ کامل
جن کی ذات نورِ ہدایت، جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا

قُرْأنُهُ بُرْهَانُنَا نَسْخاً لاَدْيَانِ مَّضَتْ
اِذْجَاءَنَا اَحْكَامُهُ كُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ
اُن کا (لایا ہوا) قرآن ہمارے لئے واضح دلیل ہے جس نے ماضی کے تمام دینوں کو منسوخ کر دیا
جب اس کے احکام ہمارے پاس آئے تو (پچھلے) سارے صحیفے معدوم ہو گئے

اَكْبَادُنَا مَجْرُوحَةٌ مِنْ سَيْفِ هِجْرِ الْمُصْطَفٰي
طُوْبىٰ لاَهلِ بَلْدَةٍ فِيْهَا النَّبِيُّ المُحْتَشَمْ
ہمارے جگر زخمی ہیں فراقِ مصطفیٰ کی تلوار سے
خوش نصیبی اس شہر کے لوگوں کی ہے جس میں نبیِ محتشم ہیں

يَالَيْتَنِي كُنْتُ كَمَنْ يَّتَّبِعْ نَبِياً عَالِماً
يَوْماً وَلَيْلاً دَائِماً وَارْزُقْ كَذَلِيْ بِالكَرَمْ
کاش میں اس طرح ہوتا جو نبی کی پیروی علم کے ساتھ کرتا ہے
دن اور رات ہمیشہ یہی صورت اپنے کرم سے عطا فرما

يَا رَحْمَةً لِّلعَالَمِين اَنْتَ شَفِيْعُ المُذْنِبِينْ
اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الحَزِيْن فَضْلاً وَّجُوْداً وَّالكَرَمْ
اے رحمتِ عالم آپ گناہ گاروں کے شفیع ہیں
ہمیں قیامت کے دن فضل و سخاوت اور کرم سے عزت بخشئے

يَا رَحْمَةً لِّلعَالَمِينْ اَدْرِكْ لِزَيْنِ الْعَابدِيْن
مَحْبُوْسِ اَيْدِ الظَّالِمِينْ فِيْ الْمَوْكَبِ وَالْمزْدَحَمْ
اے رحمتِ عالم زین العابدین کو سنبھالیے
وہ ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار بھیڑ میں ہے

(قصیدۂ نعتیہ منسوب بہ حضور حضرت سیدنا و مولانا امام زین العابدین علی سجاد علیہ السلام)